سوال

(68) دعوت و تبلیغ کی خاطر بے دین ملک میں رہائش اختیار کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بہت سے مسلمان جوان ملکوں میں آتے ہی' ان کا ارادہ یہاں رہائش اختیار کرنے کا ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ امریکی شہریت بھی اختیار کرلیتے ہیں۔ کیا ان کا یہ کام جائز ہے جب کہ ملک کفر، شرک اور بے حیائی سے بھرا ہوا ہے، پھر وہ ان حکومتوں سے کسی طرح دوستانہ تعلق قائم کرتے ہیں اور اس مقصد کےلئے اپنے اسلامی ملک کی شہریت سے دست بردار ہوتے ہیں اور اس ملک کی شہریت قبول کرتے ہیں۔ ایسے افراد کے متعلق اسلام کا کیا حکم ہے جب کہ وہ اسلام کی تبلیغ کے نام پر یہاں رہائش رکھنے کواپنےلئے جائز قرار دیتے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی بھی مسلمان کےلئے ایسے ملک کی شہریت حاصل کرنا جائز نہیں جس کی حکومت غیر مسلم ہو۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں ان سے قلبی تعلق پیدا ہوتا ہے اور ان کے غلط کاموں کی تائید ہوتی ہے۔ شہریت حاصل کئے بغیر رہائش اختیار کرنا بھی بنیادی طور پر ہی منع ہے۔

اِنَّ الَّذِينَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِىٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِى الْاَرْضِ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا

''جن لوگوں کو فرشتے اس حالت میں وفات دیتے ہیں کہ وہ اپنے آپ پر ظلم کرنے والے ہیں تو فرشتے ان سے پوچھتے ہیں تم کس حال میں تھے؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور تھے۔ وہ (فرشتے) کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین وسیع نہیں تھی کہ تم اس میں ہجرت کرلیتے؟ یہی ہیں جن کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ انجام کی بری جگہ ہے۔ مگروہ (سچ مچ) کمزور مرد' عورتیں اور بچے جو کوئی تدبیر نہیں کرسکتے نہ راستہ معلوم کرسکتے ہیں تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو معاف فرمادے گا اور اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔''

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(أَنَا بَرِيْءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيمُ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ)

''میں ہر مسلمان سے بری ہوں جو مشرکوں میں اقامت رکھتا ہے۔'' [1]

اس مضمون کی اور حدیثیں بھی ہیں اور مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ طاقت ہو تو مشرکوں کے ملک سے اسلامی ملک کی طرف ہجرت فرض ہوجاتی ہے۔ لیکن دین کی سمجھ رکھنے

والے افراد اور علماء میں سے اگر کوئی مشرکین میں رہائش رکھے تاکہ انہیں دین کی تبلیغ کرسکے اور اسلام کی طرف دعوت دے سکے تو اس پر کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اس اپنے دین کے بارے میں آزمائش میں مبتلا ہونے کا خطرہ نہ ہو اور اسے امید ہو کہ وہ ان پر اثر انداز ہو کر ان کی ہدایت کا باعث بن سکے گا۔

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہِ وَصَحْبِہِ وَسَلَّمَ

اللجنة الدائمة ۔ رکن : عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر : عبدالرزاق عفیفی، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (۲۱۱۱)

---

[1] سنن ابی داوٗد حدیث نمبر: ۲۶۴۵۔ جامع ترمذی حدیث نمبر: ۱۶۰۵۔ سنن نسائی (مجتبیٰ) ۸ ۶۳

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم - صفحہ 74

محدث فتویٰ